V-19

۷۹۶۶

محمد عبد الرحمن بارکر

مانٹریال کینیڈا

مجلد ۳ مارچ ۱۹۶۶ء

بہلی الست سے مستی بیہوشی بدن خشان
شاخ گل رقص میں ہے وجد میں باد نسیم
سب کی بیخودی سے حق مقصد ہزاروں بیتاب
کعبہ دیر میں جب فکر کیا انسان نے

جاوید ہو ہمیشہ حیدر و نبی یا مصطفٰی

نکہت سے بحر میں ہو دل کشا غنچہ ری میں
جس قدر بہار دے حق فرط عشق عرص کا یار
نکتہ شناس ہی میں ہو کا جو شناس ہو کا نہیں
رنگ برنگ سے میر رفا بدہ کیں محکو ملا

قسمت میں ہو ادی الہ و ہی سہی عبد الله

شد وصل میں کیا یار سے دو چار نہوں میں
شمع یک محفل رودہ آئی گل خوبی
محفل خیال حور حسن صید آفگنی سکھانی
جو دیکھنے میں نقد ہے کانوں سے بالکل نکلی

جو بزم شمع جا دہ حسن منہی مورتیں

کوچہ جاناں سے جانے تہ جا سکتے نہیں

رشک سے جی جل گیا ہے لیکن مرجاں جان
کہو زباں برگ میں بیتن بلبل بستاں کی زبان
کور کو جانے کسے ہی مسلمان کی بیان
ہوش رہی جا بہ ہوش حجب عرفان کی فان

ہیں ہمیشہ سے وہ جدا الہی او سب ساں مسلمان

کہو دیا دل کو عیب نہ یار نے عیاری میں
آشنا کو رانہ دیکھا ہمیں کیونکہیں یاری میں
کہو دیا سیر دیا اور دل دیا دلداری میں
ہاتھ نہ کیا ایسا تیری ایسے ستمگاری میں

الحسن وہی یکتا عشق بیچارہ ہی

چمن میں ہے کیوں تیرا ابر نو بہار سہوں میں
چمن ہے کوچہ تیرا ابر و بہار سہوں میں
لگا دو یہ تیغ محبت کا شکار ہوں میں
مثال ماہی بے آب دیدار سہوں میں

تو سہی ور علی دریای عشق کا یار ہوں میں

گو اشنا دیں میں قدم جو دل اٹھا سکتے نہیں

حیرت دست

پڑے دن بہ تنکے دو زخم مری عمر عشق میں

مجنوں نادانا